عرب جمہوریہ مصر　　　　　　　　　۸ جمادی الاول ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف　　　　　　　　　　۲ دسمبر ۲۰۲۲ء

دوستی اور ہمسائیگی کے حقوق

بے شک ہمسائے کا احترام اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک ایمان کی تکمیل اور اسلام کا حُسن ہے، اور اسی سے ہی محبت و الفت کا بندھن مستحکم ہوتا ہے اور معاشرے میں باہمی تعاون اور کفالت کی روح پھیل جاتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالی پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کا احترام کرے، اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالی پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے، اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرو تاکہ تمہارا ایمان کامل ہو سکے۔

ہمسائے کو تکلیف پہنچانے سے اسلام نے بہت سختی سے منع فرمایا ہے چاہے اس تکلیف کا تعلق زبان سے ہو، کسی عمل سے ہو یا وہ تکلیف کی کوئی بھی صورت ہو جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا، وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا، آپ سے عرض کیا گیا: آقا یا رسول اللہ کون؟ آپ نے فرمایا: جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں ہو، اور نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک بہت زیادہ قیام کرنے والی اور روزے رکھنے والی عورت کا ذکر کیا گیا جو دن کو روزہ رکھتی اور رات کو قیام کرتی تھی لیکن اپنی زبان کے ساتھ اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچاتی تھی، پس آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: وہ جہنمی ہے۔

ہمسائیگی کی مختلف صورتیں ہیں جنہیں حق تعالی عزوجل نے اپنے اس فرمان میں بیان فرمایا ہے ارشاد باری تعالی ہے: "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ

ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا" یعنی "اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے)، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو، (ان سے نیکی کیا کرو)، بیشک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبر کرنے والا فخر کرنے والا ہو" [نساء:۳٦]۔

ہمسائیگی کی سب سے اہم صورتوں میں سے ایک صورت ہم پیشہ ہمسائیگی ہے خواہ وہ تعلیم میں ہو یا حصولِ علم میں، یا کسی خاص یا عام کام میں ہو وہ کام انتظامی ہو، کوئی پیشہ یا کاریگری ہو، قیادت ہو، معاشرتی ہو، رضاکارانہ ہو یا اس کام کی جو بھی نوعیت ہو پس یہ اللہ تعالی کے اس فرمان "وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ یعنی "ہم مجلس" کے زمرے میں آتے ہیں، کام میں رفیق دوست اور ہمسائے ہی ہوتے ہیں پس ان کے درمیان باہمی الفت و محبت اور یک جہتی کی روح کا دور دورہ ہونا چاہیے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک دوستوں میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو ان میں سے اپنے ساتھی کے لیے اچھا ہے اور اللہ تعالی کے نزدیک سب سے اچھا ہمسایہ وہ ہے جو ان میں سے اپنے ہمسائے کے لیے اچھا ہے۔

رفاقت کے اہم حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ دوستوں کے درمیان باہمی تعاون، تجربات، نصیحتوں اور ایسی معلومات کا تبادلہ ہو جو کام کو بہتر انداز میں اور پختگی کے ساتھ سر انجام دینے میں فائدہ مند ثابت ہوں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی یہ پسند فرماتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کام کرے تو اسے پختگی کے ساتھ سر انجام دے۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی مدد فرماتا ہے، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔

اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ تکلیف نہ پہنچائی جائے ،اور ایسے اسباب سے گریز کیا جائے جو باہمی دشمنی، بغض، حسد، غیبت، چغل خوری، اور دوستوں کے درمیان جھگڑے کا سبب بنیں، پس تمام جہانوں کے رب نے حکمت کے مطابق جیسے چاہا سب کے رزق کو تقسیم فرمادیا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان مایوس تو ہو چکا ہے کہ عرب کی سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے لیکن وہ تمہیں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کی بھرپور کوشش کرے گا، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روح القدس (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے (یعنی میرے پاس وحی خفی لائے ہیں) کہ بلاشبہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہیں کرلیتا پس جب یہ معاملہ ہے کہ جو رزق مقدر ہو گیا ہے وہ ہر حال میں ملے گا تو دیکھو، اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو اور حصول معاش کی جدوجہد نیک روی اور اعتدال اختیار کرو نیز کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق پہنچنے میں تاخیر تمہیں اس بات پر اکسادے کہ تم گناہوں کے ارتکاب کے ذریعہ رزق حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگو، حقیقت یہ ہے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے اس کو اس کی طاعت وخوشنودی ہی کے ذریعہ پایا جاسکتا ہے۔

اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ ان کا غم بانٹا جائے اور پریشانیوں اور مصائب میں ان کی کفالت کی جائے تاکہ مومنین کے ایک جسم کی طرح ہونے کا معنی ثابت ہو سکے جس کی تاکید نبی کریم ﷺ نے فرمائی جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باہمی محبت والفت، شفقت اور صلہ رحمی میں مومنین کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کے کسی ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو اس کا سارا جسم بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن پر سے کوئی دنیا کی سختی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص اپنے قرض کے لیے مفلس کو مہلت دے یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے،

تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور جو شخص اپنے کسی بھائی کی مدد فرمائے تو اللہ تعالی اس کی مدد فرماتا ہے۔

برادرانِ اسلام!

اس میں کوئی شک نہیں کہ دوستی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے آپ پر قابو رکھا جائے اور اگر کسی دوست کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسے برداشت کرے اور اللہ تعالی کی بارگاہ سے اس پر اجر کی امید رکھے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اچھی ہمسائیگی صرف یہی نہیں کہ اسے تکلیف نہ پہنچائی جائے بلکہ اچھی ہمسائیگی میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کی طرف سے دی جانے والی تکلیف کو بھی برداشت کیا جائے، اس لئے ہمسائے کی تکلیف کو برداشت کرنا کریم لوگوں کی عادات میں سے ہے، اور رب تعالی کے نزدیک اس کا اجر بھی بہت عظیم ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ "اور جو شخص (ان مظالم پر) صبر کرے اور (طاقت کے باوجود) معاف کر دے تو یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ایک ہے" [شوریٰ:۴۳]، اور ارشاد باری تعالی ہے: "وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ" نیکی اور برائی یکساں نہیں ہوتی برائی کا تدارک اس (نیکی) سے کرو جو بہتر ہے پس ناگہاں وہ شخص تیرے درمیان اور اس کے درمیان عداوت ہے، یوں بن جائے گا گویا تمہارا جانی دوست ہے" [حم سجدہ:۳۴]۔

ہمیں ہمسائیگی کے حق کو سمجھنے کی ضرورت ہے جس سے معاشرتی بندھن مزید مضبوط ہو سکے اور معاشرے میں امن واستحکام پیدا ہو سکے۔

اے اللہ ہمیں نیک کاموں کی توفیق عطا فرما اور ہمارے ملک مصر اور تمام ملکوں کی حفاظت فرما!